

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد النبي الصادق الأمين وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم إلى يوم الدين، أما بعد:

حال ہی میں میری محترم دوست وکیل سلیمان قاضی صاحب کی دعوت پر شمال برطانیہ کی مشہور قصبہ باتلی جانا ہوا، جہاں ان کی بھائی مولوی خلیل احمد قاضی صاحب مدظلہ نے حضرت مولانا مفتی محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم کی تحقیق وتوجہ سے شائع شدہ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح کی جہ جلدین ہدیہ پیش کیں۔

مفتی صاحب نے چند سال پہلے آکسفورڈ میں غریب خانہ آکر میری عزت افزائی کی، اور میری بعض تصنیفات خاص طور سے (المحدثات) اور (ندوہ کا ایک دن) سے اپنی دلجسبی کا اظہار کیا، مفتی صاحب نے پہلی ہی ملاقات میں مجھ پر کھرا اثر جھورا، ان کی علم وفضل، صلاح وتقویٰ، اور تواضع اور بلندی اخلاق نے خاص طور سے متاثر کیا، اور اس وقت سے مفتی صاحب سے تعلق استوار ہو گیا۔

علم و عمل کی جامعیت کی ساتھ مفتی صاحب میرتھ میں ایک اہم اور مشہور و معروف دار العلوم جامعہ محمودیہ کی بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں، اور تصوف میں حضرت مفتی محمود صاحب کنکوهی رحمۃ اللہ علیہ کی جانشین ہیں، صحیح معنوں میں تصوف انہی حضرات کو زیب دیتا ہے جو قرآن و سنت کی علوم کی حامل اور فقیہانہ بصیرت کی مالک ہوں، ان فضائل کی امتزاج اور اخلاق نبوی اور بلندی کردار سے اتصاف نے مفتی صاحب کی تصوف کو امام ربانی شیخ احمد سرہندی، حجة الإسلام شاہ ولی اللہ دہلوی اور محیی السنۃ فقیہ زمانہ مولانا رشید احمد کنکوهی رحمۃ اللہ علیہم کی اعمال و احوال کا آئینہ بنادیا ہے۔

کونان کون انتظامی، علمی، دعوتی اور اصلاحی ذمہ داریوں کی ساتھ مفتی صاحب تصنیف و تالیف کی میدان میں بھی اہم مقام پر فائز ہیں، اب کا ایک اہم علمی و تحقیقی کارنامہ 31 جلدوں میں فتاویٰ محمودیہ کی دیدہ زیب عمدہ اور باکیزہ اشاعت ہے، اب کا جمع کردہ یہ مجموعہ فتاویٰ علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کرچکا ہے، عام مفتی حضرات اور علمائے کرام اس سے استفادہ کر رہی ہیں، اور معاصر حنفی فتاویٰ میں اس نے ایک خاص علمی و تحقیقی مقام پیدا کرلیا ہے، اور اسی مستند اور معتبر سمجھا جا رہا ہے۔

مفتی صاحب نی ابنی شیخ کی فتاویٰ کو جس اہتمام، تحقیق اور عمدہ طباعت کی ساتھ شائع کیا ہی یہ ان کی علمی و فقیہانہ بلندی اور شرافت اور عظمت کی اہم دلیل ہی، اساتذہ و شیوخ کی ساتھ یہ وفاداری اب عنقا ہوتی جا رہی ہی، بلکہ ایسی نام نہاد مصنفین و محققین کی کمی نہیں ہی جو ابنی اساتذہ و شیوخ اور دیگر اہل علم کی تحقیقات اور انکشافات کو بغیر کسی شرم و حیا کی ابنی طرف منسوب کرکی شائع کرتی رہتی ہین، علمی سرقہ کی ماحول میں ابنی خدمات کو ابنی اساتذہ کی طرف منسوب کرنا بلندی کردار کا بہترین نمونہ ہی، عصر حاضر میں اس کی ایک مثال ہماری شیخ اور عالم اسلام کی نامور محقق حافظ حدیث شیخ عبد الفتاح أبو غدة رحمة الله علیہ کی شخصیت ہی، آب نی ابنی محنت اور تحقیق کی ساتھ علامہ عبد الحي فرنکی محلی، حضرت مولانا انور شاہ کشمیری اور علامہ زاہد کوثری رحمة الله علیہم کی تصنیفات کو کس طرح زندہ کیا یہ اہل علم سی مخفی نہیں، بسا اوقات دوسروں کی تصنیفات بر محققانہ کام براہ راست تصنیف سی زیادہ صبر آزما ہوتا ہی، اسی لئی اہل علم کی یہاں یہ مثل مشہور ہی کہ جس نی کسی کتاب کو تحقیق کی ساتھ شائع کیا اس نی کو یا ایک زندہ در کور بجی کو زندگی بخشی۔

اسی شرافت اور علم سی مخلصانہ لگاؤ کا نتیجہ مشکوة المصابیح کی بیش نظر اردو شرح ہی جسی مفتی صاحب نی دل لکا کر بری کاوش سی مرتب کیا ہی، اس میں موصوف نی ابنی استاذ علامہ رفیق احمد صاحب شیخ الحدیث مفتاح العلوم جلال آباد کی مشکوة المصابیح کی درسی تقریرات جمع کی ہین، اور ابنی شیخ حضرت مفتی محمود کنکوهی صاحب رحمة الله علیہ کی افادات بھی شامل کئی ہین، تقریر و تحریر کا فرق ظاہر ہی، ان درسی تقریرات کو تصنیف کی شکل میں پیش کرنا جس محنت اور فکر و نظر کا متقاضی ہی اہل علم سی مخفی نہیں، کسی تصنیف بر تحقیق کرکی اسی اچھی طرح شائع کرنا اگر مشکل کام ہی، تو درسی تقریرات کو تصنیف کی شکل دینا اور تحقیقات و افادات سی مزین کرکی اسی شائع کرنا کس قدر دشوار ہوکا اس کا اندازہ وہ حضرات بخوبی کرسکتی ہین جنہیں اس طرح کی کام سی کوئی سابقہ رہا ہی۔

صاحب تقریرات مشکوة حضرت علامہ رفیق احمد صاحب رحمة الله علیہ کی سوانح کی ساتھ مفتی صاحب نی اس میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی مقدمہ مشکوة کا ضروری تشریح کی ساتھ ترجمہ بھی شامل کردیا ہی، مفتی صاحب نی اس کی بوری کوشش کی ہی کہ حدیث کی اصول و اصطلاحات کی تعریفات سہل اور عام فہم ہون، مقدمہ کتاب میں مفتی صاحب نی جو بیس جلیل القدر ائمہ حدیث کی تراجم بھی ذکر کئی ہین، جن میں اصول ستہ کی مصنفین کی علاوہ صاحب مصابیح السنة اور صاحب مشکوة کی تراجم بھی شامل ہین، یہ تراجم علم حدیث کی اہم تاریخ کی تعارف کا بہترین ذریعہ ہین، اور امید ہی کہ اس سی طلبہ کو علم حدیث کی ارتقاء اور تاریخی مراحل کی سمجھنی میں مدد ملی کی۔

اس طویل عالمانہ اور محققانہ مقدمہ کی بعد جو دلچسب بھی ہی اور بصیرت افروز بھی، مفتی صاحب نے احادیث مشکوٰۃ کی تخریج، شرح کی مشتملات بر ذیلی عناوین لکا کر اور جگہ جگہ حواشی میں مفید اضافات و تحقیقات کی ذریعہ اس شرح کی قدر و قیمت اور افادیت میں بیش بہا اضافہ فرمادیا ہے، شرح کی مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب شرح حدیث کی معانی اور اختلافات فقہاء کی رمز شناس ہیں، اسی لئے اس شرح میں کھرائی بہا ہی اور کیرائی بھی۔

اس کتاب کی اس قدر عالمانہ اور خوبصورت طباعت بر مفتی صاحب شکر یہ کی مستحق ہیں اور لائق مبارکباد ہیں، ان کی لئے سعادت مقدر تھی کہ فتاویٰ محمودیہ کی بعد اب مشکوٰۃ شریف کی شرح اہل علم کی سامنی بیش کر رہی ہیں، ابھی تک اس کتاب کی صرف چھ جلدیں شائع ہوئی ہیں جو کتاب الصلوٰۃ کی باب ما یقرأ بعد التکبیر تک کی شرح ہے، جار جلدیں ابھی بریس میں ہیں، بوری مشکوٰۃ کی شرح شاید بیس جلدوں سے زاید ہو، آج کل وقت کی تنگی کی شکایت عام ہے، مفتی صاحب نے جس طرح اپنی اوقات کو مرتب کیا ہے اور اسی مفید و نافع بنایا ہے، یہ اس کا ثبوت ہے کہ آج بھی اگر اہل علم حضرات علم و عبادت میں جامعیت کی ساتھ کام کریں تو ان کی وقت میں برکت ہو سکتی ہے، اور گزشتہ اہل علم کی یادیں تازہ ہو سکتی ہیں۔

اردو میں مشکوٰۃ المصابیح کی سب سے قدیم شرح مظاهر الحق ہے، موجودہ شرح مظاهر الحق بر مختلف حیثیتوں سے بیش بہا اضافہ ہے، بالخصوص احادیث کی تشریح میں ہر ممکن بھلو بر سیر حاصل بحث ہے، اور مختلف احادیث بر پیدا ہونی والی اشکالات کی کافی و شافی علمی جوابات ہیں۔

یہ کتاب اردو زبان میں ایک اہم اور قیمتی تحفہ ہے، مجھے یقین ہے کہ حدیث کی طالب علم ہی نہیں بلکہ اسلامیات سے دلچسپی رکھنے والی عام حضرات اس کتاب کو شوق سے برہین کی اور مستفید ہون کی۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رفیق احمد صاحب اور مفتی محمود صاحب کنکوہی رحمۃ اللہ علیہما کی درجات بلند فرمائی، اور ان کی اس علمی فیض کو ان کی لئے صدقہ جاریہ بنائی، اور جناب مفتی فاروق صاحب دامت برکاتہم کو اس عظیم جد و جہد بر جزائی خیر عطا کری، اور علماء کرام اور طالبان علوم نبوت کو ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائی۔

وکتبہ

محمد اکرم الندوی

اؤکسفورڈ – 10 رمضان 1433ھ